



سوال

(115) کیا سابقہ سر محرم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسلمان عورت کے سابقہ سر کے ساتھ کس طرح کے تعلقات ہوں گے اور کیا اس کے آنے پر عورت کے لیے اس سے پردہ کرنا واجب ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت کا سر اس کے لیے محرم ہو گا خواہ خاوند نے اسے طلاق ہی کیوں نہ دے دی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کردہ عورتوں کے بیان میں فرمایا ہے:

"اور (تم پر حرام ہیں) تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں۔" (النساء: 23)

یہاں پر صرف عقد نکاح سے ہی حرمت ثابت ہو جاتی ہے اس لیے اگر کسی مرد نے عورت سے عقد نکاح کر لیا تو خاوند کا والد (یعنی عورت کا سر) اپنی ہو کا محرم بن جائے گا خواہ شوہر نے اس سے ہم بستری نہ بھی کی ہو۔

علمائے کرام اسے محرمات بالمصاہرہ (یعنی نکاح کی وجہ سے حرام کردہ) کا نام دیتے ہیں۔ محرمات بالمصاہرہ کی چار قسمیں ہیں:

1- جس سے والد نے نکاح کر لیا ہو (یعنی والد کی بیوی اور اس طرح دادا کی بیویاں) اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے بالوں نے نکاح کیا ہو۔" (النساء: 22)

2- بیوی کی والدہ اور اس کی نانیاں (یعنی ساس اور اس کی نانیاں) اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: اور (تم پر حرام ہیں) تمہاری بیویوں کی مائیں۔" (النساء: 23)

3- ربیبہ (یعنی بیوی کی پہلے خاوند سے بچی) ربیبہ اس وقت حرام ہوگی جب مرد نے اس کی والدہ سے ہم بستری کر لی ہو لیکن اگر اس کی ماں سے ابھی صرف عقد نکاح ہی ہوا ہے اور ہم بستری نہیں ہوئی تو اس صورت میں اس کی بیٹی یعنی ربیبہ حرام نہیں ہوگی۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اور (تم پر حرام ہیں) تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو اور اگر تم نے ان سے ہم بستری نہیں کی تو تم پر کوئی

گناہ نہیں۔" (النساء: 23)



4 بیٹے کی بیوی (یعنی ہو) اور اسی طرح پوتوں کی بیویاں اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

"اور تمہارے صلیبے سگے بیٹوں کی بیویاں (تم پر حرام) ہیں۔" النساء - 23۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے جامع احکام النساء للعدوی (5/302)

شیخ محمد بن صالح عثمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے کہ :

"اور (تم پر حرام ہیں) تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو اور اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلیبے سگے بیٹوں کی بیویاں۔" النساء - 23

تحریم مصاہرہ میں یہ تین قسمیں ہیں (یعنی شادی کی وجہ سے یہ تین قسم کی حرمت ہے) پس اللہ تعالیٰ کے فرمان : "تمہاری بیویوں کی مائیں" کا مطلب ہے مرد پر اس کی ساس جو کہ بیوی کی والدہ ہے اور اس کی نانی خواہ اس سے بھی اوپر والی ہو (یعنی نانی کی ماں اور اس کی ماں غیر سب) حرام ہیں اور یہ محض عقد نکاح کی وجہ سے ہی حرام ہو جائیں گی۔

جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی بیوی کی والدہ اس کی محرم بن جائے گی خواہ اس نے بیوی سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو۔ بالفرض اگر نکاح کے بعد بیٹی فوت ہو جاتی ہے یا اسے طلاق دے دی جاتی ہے تو وہ بعد میں بھی اس کی والدہ کا محرم ہی رہے گا۔ وہ اس کے سلمنے اپنا چہرہ نکا کر سکتی ہے اس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اور خلوت بھی کر سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ بیوی کی والدہ (یعنی ساس) اور اس کی نانی صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہو جاتی ہیں اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا عموم ہے :

اور "حرام ہیں تم پر تمہاری بیویوں کی مائیں۔" النساء - 23

اور عورت صرف عقد نکاح کی بنا پر ہی مرد کی بیوی بن جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "اور تمہارے صلیبے سگے بیٹوں کی بیویاں (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔" سے میرے بیٹے کی بیوی (یعنی ہو) ہے خواہ وہ اس سے بھی نیچے والے کی بیوی ہو (یعنی پوتے کی یا پوتے کے بیٹے کی وغیرہ) وہ اس کے والد پر صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہو جائے گی اور اسی طرح دادا پر پوتے کی بیوی صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہو جائے گی۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا عموم ہے :

"اور (تم پر حرام ہیں) تمہارے صلیبے سگے بیٹوں کی بیویاں۔"

اور عورت صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی خاوند کی بیوی بن جاتی ہے۔ مزید دیکھئے الفتاویٰ الجامعہ للمرأة المسلمة (2/591)

صدر ماہنامہ علمی والند اعظم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 175

محدث فتویٰ